4635 ـ ہوائي جہازکا مسافر احرام کب باندھےگا ؟

سوال

ميں اللہ كے حكم سے اس برس حج كرنا چاہتاہوں اورریاض سے جدہ فضائي راستے ہوائي جہاز سے سفرکرونگا توبالتحدید کہاں سے احرام باندھنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس حالت ميں آپ کا میقات قرن منازل ہے جسے اس وقت سیل کبیر کہا جاتا ہے ۔

اورجوکوئي بھی جس میقات سے گزرے وہاں سے اس پراحرام باندھنا واجب ہے اوراگروہ میقات سے نہيں گزرتا تواس پرواجب ہے کہ جب وہ میقات کے محاذي اوربرابر ہوتواس پراحرام باندھنا واجب ہے ، چاہے وہ فضاء ميں ہویا خشکی کے راستے یا سمندرکے راستے سے ۔

لھذا آپ پرواجب ہے کہ جب ہوائي جہاز میقات کے برابر ہوتواحرام باندھ لیں ، اوریہ دیکھتے ہوئے کہ ہوائي جہاز میقات سے بہت تیز رفتاری کے ساتھ گزرے گا تواس میں کوئي حرج نہيں کہ آپ احتیاطا میقات سے کچھ دیر قبل ہی احرام باندھ لیں ۔

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ کہتے ہيں :

اورجس کے راستے میں میقات نہ ہو ، وہ قریبی میقات کےمحاذی ہونے پراحرام باندھےگا چاہے وہ فضائي راستے سے آئے یا سمندری یا پھر خشکی کےراستے ، اورہوائي جہازکا مسافر اس وقت احرام باندھے گا جب وہ میقات کےبرابر اورمحاذي ہویا پھر وہ احتیاطا اس سے پہلے ہی احرام باندھ لے تا کہ وہ بغیراحرام میقات تجاوز نہ کرجائے ، اورجوکوئي میقات تجاوز کرنے کے بعد احرام باندھے اس کے ذمہ دم جبران لازم آتا ہے ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (2 / 198) ۔

اوراللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) کا فتوی ہے :

جدہ صرف وہاں کے رہائشی اوررہنے والوں کےحج وعمرہ کا میقات ہے ، اوراسی طرح اس کا بھی میقات ہے

جووہاں حج یا عمرہ کی نیت کیے بغیر ملازمت کی غرض سے آئے اوربعد میں حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ بن جائے ، لیکن وہ جس سے پہلے میقات ہوجس طرح اہل مدینہ اوراس کےپیچھے یا میقات کے محاذی رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ میقات ہے چاہے وہ فضائي راستے سے آئیں یا خشکی کے راستے سے ۔

اورجحفہ کے رہنے والوں اورجواس کے محاذي اوربرابر میں رہتے ہیں چاہے وہ فضائي راستے سے آئیں یا سمندر اورخشکی سے آئیں ، اور یلملم بھی اسی طرح ہے ، تواس پرواجب ہے کہ وہ اپنے میقات یا اس کے محاذي اوربرابر سے فضائي راستے سے ہویا سمندر اورخشکی کےراستے سے احرام باندھ کرآئے ۔اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ الافتاء (11 / 130) ۔

اورمیقات کے محاذي جگہ سے احرام باندھنے کی دلیل بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابن عمررضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ دونوں شہر (کوفہ اوربصرہ) فتح ہوئے تو اہل کوفہ اوراہل بصرہ عمربن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اورکہنے لگے : اے امیرالمومنین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لیے قرن (قرن منازل) کوحد مقررفرمایا اوریہ ہمارے راستے سے ہٹ کرایک طرف آتا ہے ، اوراگرہم قرن جائيں توہمیں بہت مشقت اٹھانا پڑتی ہے ۔

توعمررضي اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : تم اپنے راستے میں ہی اس کے برابر اورمحاذی جگہ دیکھ لو، توان کے لیے ذات عرق کومقرر فرمایا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1458) ۔

حافظ ابن حجررحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں :

(تم اس کے محاذي جگہ کودیکھو) یعنی جس راستے سے تم سفر کرتے ہووہاں میقات کے برابر اورمحاذی جگہ کومیقات شمار کرلو اوراپنے راستے سے ہٹ کروہاں نہ جاؤ ۔ اھ دیکھیں : فتح الباری (3 / 389) ۔

یہ علم میں ہونا ضروری ہے کہ میقات سے قبل احرام باندھنا سنت نہیں ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا عمل نہیں کیا ، اورسب سے بہتر اوراچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے ، لیکن جب انسان فضائي راستے سے ہوائي جہاز کے ذریعہ سفر کررہا ہو توہوائي جہاز کا میقات کے برابر اور محاذي جگہ پررکنا ممکن نہیں ، تووہ احتیاطا ظن غالب پراحرام باندھ لے تا کہ بغیر احرام میقات سے تجاوزنہ کرجائے ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے والوں میں سے کسی ایک سے بھی یہ منقول نہیں کہ انہوں نے ذوالحلیفہ سے پہلے احرام باندھا ہو ، اوراگرمیقات متعین نہ کردیا ہوتا تووہ اس کی جانب جلدی کرتے کیونکہ اس میں زیادہ

مشقت ہوتی اوراجر بھی زیادہ ہوتا۔ فتح الباری (3 / 387) ۔

واللہ اعلم .